کے نظام سے بدل دیا جائے گا۔(ا) نفع نقصان میں حصہ داری کی شرح کا اعلان جو بالعموم اسٹیٹ بنک کرے گا ان تمام معاملات میں نافذ العمل ہوگا۔تاہم وہ معاملات جن کا تعلق ترجیحی شعبوں سے ہے جیسے زرعی مالکاری چھوٹے پیمانے کا کاروبار اور صنعت 'ان پر کم شرحوں کا اطلاق کیا جائے گا۔ برآمدی اعادہ مالکاری کی اسکیم کے تحت رقم بغیر سود کے فراہم کی جائے گی۔

۴۔۲۳ اسٹیٹ بنک تجارتی بنکوں کی ان کے ان قرضوں کے عوض جو وہ حکومت کو اجناس کے سودوں کے لئے دیتے ہیں اعادہ مالکاری کرتا ہے۔ فی الوقت تجارتی بنکوں کی حکومت سے سود وصول کرنے کی شرح سوا دس فیصد ہے۔ اور اسٹیٹ بنک باز مالکاری دس فیصد کے حساب سے کرتا ہے۔ اب چونکہ حکومت کے اجناس کے سودوں کی بنیاد عام طور پر منافع خوری نہیں ہوتی بلکہ عام لوگوں کی فلاح و بہبود ہوتی ہے اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ سود کے خاتمے کے بعد تجارتی بنک اس مقصد کے لئے جو بھی قرض فراہم کریں اس پر وہ صرف حق الخدمت وصول کریں اور اسٹیٹ بنک تجارتی بنکوں کی اعادہ مالکاری بغیر کسی معاوضے کے کرے۔

کھلے بازار کا طریق کار

۴۔۲۴ کھلے بازار کے طریق کار سے مراد کفالتوں کی خرید وفروخت ہے۔ یہ اصلاحکومت کی کفالتیں ہوتی ہیں جن کی مرکزی بنک دیگر مالیاتی اداروں اور انفرادی سرمایہ کاروں سے خرید وفروخت کرتا ہے فروخت اس وقت عمل میں آتی ہے۔ جب کہ معیشت میں فاضل نقد پذیری ہو اور ان کی خرید اس وقت ہوتی ہے جب مرکزی بنک معیشت میں نقد پذیری سرایت کرنا چاہتا ہے۔

۴۔۲۵ پاکستان میں کھلے بازار کے طریق کار کو اعتبار کے انضباطی حربے کے بطور مشکل سے ہی استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ ملک میں کفالتوں کے لین دین کی ترقی یافتہ مارکیٹ نہیں ہے۔ حکومتی کفالتیں زیادہ تر بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے پاس ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ قانونی نقد پذیری کی ضرورت کو لازماً ان کفالتوں کو رکھ کر پورا کرتے ہیں۔

۴۔۲۶ سود کے خاتمے کے بعد مرکزی بنک کا شعبہ وقت آنے پر حکومت کی ان سودی کفالتوں سے دست بردار ہو جائے گا اور کھلے بازار کا روایتی طریق کار اسٹیٹ بنک کی اعتبار کی انضباطی پالیسی سے لاتعلق ہو جائے گا۔ نئے نظام کے نفاذ پر اسٹیٹ بنک کے لئے ممکن ہوگا کہ وہ اپنی غیر متعین منافع کی

کفالتوں کا اجراء کرے جن کو کھلے بازار کے طریق کار کے بطور استعمال کر سکے۔یہ کفالتیں رکھنے والے اسٹیٹ بنک کے نفع/نقصان میں حصہ دار ہوں گے جو کہ داخلی لین دین سے پیدا ہوگا۔جس کی بنیاد اس کے اپنے سرمایہ کے استعمال کے یومیہ حاصل ضرب پر ہوگی۔اور جو ان کی خرید وفروخت سے نفع کی رقم وصول کرے گا۔

۴۔۲۷ یہاں یہ نشاندہی کرنا عجوبہ نہ ہوگا کہ اسٹیٹ بنک کے اپنی ذاتی کفالتوں کے اجراء کے اختیار کو استعمال میں لانا مرکزی بنک کے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔کیونکہ دوسرے بہت سے مرکزی بنک جیسے سری لنکا' کوریا' فلپائن اور بہت سے لاطینی امریکی ممالک پہلے سے ہی اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اپنی ذاتی کفالتوں کا اجراء کر رہے ہیں اور ان کی فروخت اور دوبارہ خرید عمل میں لا رہے ہیں تاکہ زرعی استحکام کے مقاصد کا حصول ممکن ہو۔امتیازی فرق یہ ہے کہ ان مرکزی بنکوں کی جاری کردہ کفالتیں سودی ہوتی ہیں جبکہ اسٹیٹ بنک کی مجوزہ کفالتوں کا اجراء نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر ہوگا۔

فرائض کی انجام دہی پر سود کے خاتمے کے مضمرات

۴۔۲۸ زری پالیسی کی تشکیل وتعمیل سے قطع نظر اسٹیٹ بنک بعض دوسرے مخصوص فرائض بھی سرانجام دیتا ہے۔ان تمام وظائف اور متفرق داخلی لین دین پر سود کے خاتمے کے مضمرات حسب ذیل ہیں۔

(ک) اسٹیٹ بنک بحیثیت بنک کار برائے ریاست وتجارتی بنک وغیرہ

۴۔۲۹ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اور بنک اسٹیٹ بنک میں اپنے حسابات رکھتے ہیں چونکہ ان امانات پر سود ادا نہیں کیا جاتا۔لہذا اس سلسلے میں سود کے خاتمے کے نظام سے کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

۴۔۳۰ جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ اسٹیٹ بنک وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ان کی آمدنی اور اخراجات کے عارضی خلا کو پر کرنے کے لئے قلیل المیعاد قرضے فراہم کرتا ہے۔اسٹیٹ بنک وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو اس قسم کے قرضے بلاسود دے سکتا ہے۔اور چونکہ سٹیٹ بنک کا سارا فاضل منافع وفاقی حکومت کو ہی ملتا ہے۔اس لئے اس تبدیلی سے عملا کوئی فرق واقع نہ ہوگا۔سوائے اس کے کہ پھر صوبائی حکومتوں کو مراعات دینا پڑیں گی۔

☆افرح باختیار الله لك فانك لا تدری بالمصلحة فقد تكون الشدة خير لك من الرخاء۔☆

۴۔۳۱ سٹیٹ بنک حکومت کو طویل اور درمیانی مدت کے قرضے مہیا کرنے کے لئے وفاقی اور صوبائی حکومت کے جاری کردہ بازاری قرضے بھی خریدتا ہے۔نئے نظام کے تحت حکومت کے لئے نئے بازاری قرضوں کا اجراء ناقابل عمل ہوگا کیونکہ ان پر ایسا معاوضہ نہ مل سکے گا۔جو شرعاً جائز ہو۔لہٰذا سٹیٹ بنک کے لئے لازم ہوگا کہ وہ حکومت کی طویل المیعاد اور درمیانی مدت کی مالی ضروریات کو بغیر کسی معاوضے کے پورا کرے۔

۴۔۳۲ ۱۲۰۰ملین روپے کی ادنی حد تک اسٹیٹ بنک کے جاری کردہ نوٹوں کو سونے کی اینٹوں اور زرمبادلہ کے محفوظات کی مالیت کے برابر سہارا دیا جاتا ہے ۔اور باقی ماندہ جاری شدہ نوٹوں کی مالیت کو بھی سرکاری کفالتوں کی پشت پر زرمحفوظ کی حیثیت میں سونا رکھنے میں سود کا عنصر نہیں ہوتا جبکہ سرکاری کفالتیں آج کل سودی ہوتی ہیں۔نئے نظام کے تحت سٹیٹ بنک کی سرکاری کفالتوں کی محفوظات قطع نظر اس کے کہ وہ زرکاغذی کے سہارے کے بطور رکھی گئی ہیں یا کسی دوسرے مقصد کے لئے' یہ بلاسودی کردی جائیں گی' زرمبادلہ کا معاملہ گوناگوں مسائل کا حامل ہے زرمبادلہ کی محفوظات جن کو بنک نے خواہ باہر کے ملکوں میں میعادی امانتوں کے بطور رکھا ہو یا غیر ملکی کفالتوں کی صورت میں یہ سودی ہوتی ہیں' مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال اس صورت حال کو جاری رہنے دیا جائے جب تک کہ اس کا کوئی مناسب متبادل حل نہیں مل جاتا۔

(م)غیر ملکی امدادی ایجنسیوں اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ساتھ لین دین

۴۔۳۴ سٹیٹ بنک کو ملک کے مرکزی بنک کی حیثیت سے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ' عالمی بنک اور ایشائی ترقیاتی بنک کے ساتھ لین دین کرنا پڑتا ہے۔اور اپنے یہاں ان کے حسابات رکھنے ہوتے ہیں۔ان پر سود ادا کیا جاتا ہے۔پاکستان کو بین الاقوامی مالیاتی فنڈ سے تخصیص رقم برآری کے خصوصی حقوق (s.d.r) کے استعمال پر بھی سود ادا کرنا پڑتا ہے۔اور ساتھ ہی ساتھ پی۔ایل۔۴۸۰ کے مقابل فنڈ پر بھی۔اس قسم کے معاملات میں سود باقی رہے گا تا آنکہ متعلقہ فریقوں کے باہمی مشورے سے کوئی عملی حل نہیں مل جاتا۔

(ن)متفرق داخلی لین دین

۴۔۳۵ سٹیٹ بنک اپنے ملازمین کو تعمیر مکانات' کاروں' موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں کی خرید کے

لئے قرضے دیتا ہے۔ملازمین کو دیئے جانے والے کچھ قرضے پہلے ہی بلاسودی ہیں' یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ قرضے جوفی الحال سودی ہیں ان کو بھی ایک مقررہ رقم تک بلاسودی بنایا جائے۔ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقوم پر فی الوقت جوسودادا کیا جاتا ہے' اسے این آئی ٹی (یونٹ) میں لگادیا جائے۔جن کی حکومت کی جانب سے مالی نقصان کی تلافی کی ضمانت دی گئی ہے۔داخلی متفرق لین دین میں جوسودملوث ہے اسے جہاں تک ممکن ہوحق الخدمت سے بدل دیا جائے۔

زرعی پالیسی اوراسلامی معاشرے کے اہداف

۴۔۳۶ مسلم مفکرین کی متفقہ رائے ہے کہ اسلامی معاشرے میں معاشی حکمت عملی' معاشرتی ترقی اورسماجی انصاف کے وسیع تر اہداف کے حصول کے لئے ہونی چاہئے۔ان اہداف کے حصول کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ بچتوں اورسرمایہ کاری میں اضافہ کیا جائے۔آمدنی اوردولت کی منصفانہ تقسیم کی جائے اور مالی معاملات میں بیک وقت انصاف اوراستحکام کو یقینی بنایا جائے۔چنانچہ مرکزی بنک کو بھی ملک کا بنک کاری نظام اس طرح چلانا چاہئے کہ اس سے زرعی اورمعاشی استحکام میں رکاوٹ ڈالے بغیر معاشی ترقی کا حقیقت پسندانہ درجہ حاصل کیا جاسکے۔اس کے ساتھ ہی ساتھ آمدنی اوردولت کی آسودگی بخش تقسیم عمل میں لانے کے لئے مرکزی بنک کو یہی نہیں دیکھنا ہے کہ معاشرے کے وہ تمام طبقے بنک کاری نظام تک رسائی حاصل کرسکیں جوبنک کی رقوم کو باصلاحیت طور پر بارآوراستعمال میں لانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔بلکہ اس کا یہ کام بھی ہے کہ وہ بنک کی رقوم کو زیادہ منصفانہ طور پر تقسیم کرنے کا بندوبست کرے۔

۴۔۳۷ اسلامی معاشرے کے معاشرتی اورمعاشی مقاصد کو تنہازرعی حکمت عملی سے ہی حاصل نہیں کیا جاسکتا تاوقتیکہ حکومت کی دوسری تدابیر بھی اس رخ پر عمل نہ کریں۔تجربہ شاہد ہے کہ زرعی حکمت عملی کے اثرات پر نامناسب زرعی توسیع پانی پھیردیتی ہے۔جس سے افرادزر پیدا ہوتی ہے اورپھر معاشرتی ناہمواری اورعام بدحالی شروع ہوجاتی ہے۔افراط زرلوگوں کی کمائی اورپس اندازی کے معاملے میں دھوکہ بازی کے مترادف ہے۔کلام پاک کی اس آیت کے سیاق وسباق میں کہ:۔

فاوفوالکیل والمیزان ولاتبخسواالناس اشیئآء ھم ولاتفسدوافی الارض بعداصلاحھاذلکم خیرلکم ان کنتم مؤمنین (الاعراف ۸۵)

اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ قدر زر (ثمنیت) میں مناسب حد تک استحکام پیدا کرے کیونکہ زر ہی دراصل دوسری اشیاء اور خدمات کا پیمانہ قدر ہے اور ذخیرہ قدر بھی ہے۔

۴۔۳۸ چنانچہ اس حکم خداوندی کے پیش نظر یہ بجا طور پر توقع کی جا سکتی ہے کہ ایک حکومت اپنی محصولاتی حکمت عملی کو اس طرح تشکیل دے گی کہ اس سے زر کی قدر میں مطلوبہ استحکام کے حصول کے لئے زری حکمت عملی کو تائید اور تقویت حاصل ہوگی۔

حکومتی لین دین

حکومت کے داخلی اور خارجی لین دین میں سود کا بہت عمل دخل ہے۔حکومتی لین دین کے معاملے میں سود کے خاتمے کی بحث چند بڑی بڑی مدات کے تحت کی گئی ہے جو یہ ہیں۔

(۱) وفاقی اور صوبائی حکومت کی طرف سے لئے جانے والے داخلی قرضے۔

(۲) حکومت کے غیر ملکی قرضے۔

(۳) میونسپل اداروں اور خودمختار کارپوریشنوں کے قرضے۔

(۴) پراویڈنٹ فنڈ۔

(۵) تقاوی قرضے۔

(۶) سرکاری ملازمین کے قرضے اور

(۷) تعزیری سود کا اطلاق۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی اندرون ملک قرض گیری

۵۔۲ وفاقی حکومت کی اندرون ملک قرض گیری بازار کے قرضوں، خزانے کی ہنڈیوں، خزانے کی امانتی رسیدوں، سٹیٹ بنک اور تجارتی بنکوں سے قرضوں اور چھوٹی بچتوں کی اسکیموں کی شکل میں ہوتی ہے۔صوبائی حکومت کی قرض گیری میں وفاقی حکومت، بازار کے قرضے، سٹیٹ بنک اور تجارتی بنک شامل ہیں۔

۵۔۳ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اپنے مصارف کا ایک حصہ پورا کرنے کے لئے قابل خرید قرضے جاری کرتی ہیں۔اس کے لئے یہ طریق کار اپنایا جاتا ہے کہ طویل المیعاد اور درمیانی مدت کی کفالتیں

جاری کی جاتی ہیں جن پر سود کی مختلف شرحیں ہوتی ہیں۔موجودہ کفالتوں کی تکمیل کا زمانہ سنہ ۱۹۹۹ء تک ہے۔اس وقت قابل خرید حکومتی کفالتیں زیادہ تر ادارہ جاتی سرمایہ کار خریدتے ہیں۔سود کے خاتمے کے بعد وفاقی اور صوبائی حکومت ایسے قرضے فروخت کے لئے نہیں جاری کرے گی جن پر متعین شرح سے سود دیا جاتا ہے۔اسی طرح نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر بھی وسائل مہیا کرنا مشکل ہوگا کیونکہ سرکاری مصارف کی زیادہ تر مدات ایسی نہیں ہوتیں جن پر نفع /نقصان میں حصہ داری کا اصول لاگو ہو۔کونسل سفارش کرتی ہے کہ سٹیٹ بنک حکومت کو طویل اور اوسط مدت کے لئے قرضے دینے کی گنجائش نکالے بہرحال اس کی پوری احتیاط برتی جائے کہ معیشت میں سٹیٹ بنک کے کثیر القوۃ زر کا نفوذ محفوظ حدود میں رہے۔

۴۔۴ خزانے کی ہنڈیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔خزانے کی مختص ہنڈیاں اور خزانے کی جاری ہنڈیاں وفاقی حکومت اپنی خصوصی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سٹیٹ بنک کو مختص ہنڈیاں جاری کرتی ہے۔عموماً ان کے واجب الادا ہونے کا وقت تین مہینے ہوتا ہے لیکن یہ قابل تجدید ہوتی ہیں۔سود کے خاتمے کے بعد وفاقی حکومت ان مختص ہنڈیوں کو بلا سود جاری رکھ سکتی ہے۔

۵۔۵ جاری ہنڈیاں بھی سودی ہوتی ہیں اور تین ماہ میں واجب الادا ہوتی ہیں کیونکہ ان کو سٹیٹ بنک سے بآسانی بھنایا جاتا ہے۔اس لئے تجارتی بنک اپنے قلیل المدت فنڈ جن کو دوسرے نفع بخش اثاثوں میں نہیں لگایا جا سکتا' ان ہنڈیوں میں لگا کر کچھ نفع کمانے کا وسیلہ بناتے ہیں تاوقتیکہ ان کو زیادہ نفع بخش اثاثوں میں لگانے کا موقع مل جائے۔سود کے خاتمے کے بعد کوئی ایسی قابل عمل صورت نہیں ہوگی جس کی بنا پر ہنڈیوں کو بازار میں فروخت کے لئے پیش کیا جائے۔چنانچہ ان کا اجرا بند کرنا ہوگا اور ان کے بجائے حکومت کو سٹیٹ بنک سے قلیل المدت قرضے لینے ہونگے۔تجارتی بنک اپنے فاضل سرمایہ کو جس کو آج کل ہنڈیوں میں لگایا جاتا ہے نفع/نقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر بین البینک زر عندالطلب کے بازار میں لگا سکتے ہیں۔

۵۔۶ سرکاری خزانے کی امانتی رسیدیں سرکاری تمسکات اور ہنڈیوں کی نسبت ایک نیا مالی وسیلہ ہیں۔جو کہ جون سنہ ۱۹۷۳ء سے رائج ہیں۔اس اسکیم کا مقصد یہ تھا کہ وہ متخصص مالی ادارے جن

کوحکومت کی سرپرستی حاصل ہے ان کو زرعندالطلب کے بازار میں حصہ لینے سے مستثنیٰ کیا جائے' تا کہ بنک کی نقدپذیری کی اچھی طرح نگرانی کی جاسکے۔تجارتی بنکوں کوان رسیدوں کے خریدنے کی اجازت نہیں ہے۔یہ رسیدیں تین ماہ سے ایک سال تک کی مدت میں قابل ادائیگی ہوجاتی ہیں اوران پرشرح سود۲۵ء ۸ سے ۵ء۱۰ تک ہوتا ہے۔خزانے کی سہ ماہی ہنڈیوں پر۵ء۷ ۵ فیصد ہوتا ہے۔ان کوسٹیٹ بنک سے بھنایا جاسکتا ہے۔سود کے خاتمے کے بعدان رسیدات کا اجرابند ہوجائے گااور متخصص مالی ادارے اپنے فاضل سرمایہ کواین آئی ٹی یونٹ جیسی مدات میں لگادیں گے جس سے بآسانی روپیہ واپس مل جاتا ہے۔

سٹیٹ بنک کے حکومت کو قرضے اور پیشگیاں

۵۔۷ سٹیٹ بنک ایک خاص حدتک وفاقی حکومتوں کوتدبیروسائل کے لئے قرضے دیتا ہے تا کہ وہ اپنی عارضی مالی ضروریات پوری کرسکیں۔یہ طے شدہ شرح سود پرتین ماہ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔سود کے خاتمے کے بعدسٹیٹ بنک کی طرف سے حکومت کودیئے جانے والے ایسے تمام قرضے بلامعاوضہ ہوں گے۔

۵۔۸ سٹیٹ بنک حکومت کا بنکار بھی ہے۔اس لئے یہ مرکزی اورصوبائی حکومتوں کے حسابات بھی رکھتا ہے۔یہ ان کھاتوں میں رقم جمع کرنے کے لئے وصولیاں کرتا ہے اورخارج کا اندراج کر کے حکومت کی طرف سے ادائیگیاں درج کرتا ہے۔اس داخل خارج کے دوران بعض اوقات گنجائش سے زیادہ رقم ادا کردی جاتی ہے ۔اس اضافی ادائیگی کوواجب الوصول حساب میں درج کیا جاتا ہے ۔اوران پرسودلگایا جاتا ہے۔سود کے خاتمے کے بعدان پرسودوصول نہیں کیا جائے گا۔

اجناس کی خریدوفروخت کے لئے حکومت کی قرض گیری

۵۔۹ عوام الناس کوضروری اجناس اوردیگراشیاء کی معقول قیمت پراور باقاعدگی سے فراہمی کی مالی ضرورت پوری کرنے کے لئے وفاقی وصوبائی حکومتیں اوربعض ماتحت ادارے تجارتی بینکوں سے قرض لیتے ہیں تجارتی بنک ان قرضوں پرمرکزی شرح سود سے زائدسودوصول کرتے ہیں اوراس کے جواب میں ان کوحق حاصل ہوتا ہے کہ سٹیٹ بنک سے مرکزی شرح پرجوابی قرض طلب کریں۔جیسا کہ باب

☆اعلم انك لست الوحيد في البلاء فما سلم من الهم احد ومانجا من الشدة بشر.☆

چہارم میں تجویز کیا گیا ہے۔تجارتی بنک حکومت کو یہ قرضے بدستور فراہم کرتے رہیں گے لیکن انہیں ان قرضوں پر سود کے بجائے ایک مقررہ فیس کی صورت میں حق الخدمت ملے گا جس میں قرض کی رقم کے تناسب سے کوئی کمی بیشی نہیں ہوگی۔مزید برآں اس کے جواب میں اسٹیٹ بنک ان کو غیر سودی قرضے فراہم کرے گا۔

۵۔۱۰ حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً چھوٹی بچتوں کی بہت سی اسکیمیں رائج کی گئیں ہیں جو ڈاک خانے کے بچت بنکوں اور قومی بچتوں کے مراکز کی وساطت سے زیر عمل ہیں بچتوں کے خاص ذرائع ڈپازٹ سرٹیفکیٹس ڈپازٹ سرٹیفکیٹس، ڈیفینس سیونگ سرٹیفکیٹس، مقررہ مدت کے ڈپازٹ اکاؤنٹس بونس ڈپازٹ اکاؤنٹس اور خاص ڈپازٹ اکاؤنٹس ہیں۔جمع شدہ رقوم اور کاروبار میں لگائی ہوئی رقم پر سود ادا کیا جاتا ہے۔اور سود سے حاصل ہونے والی اس آمدنی کو انکم ٹیکس کی چھوٹ حاصل ہے۔سرٹیفکیٹس اور بانڈز کی خرید وفروخت اور بچت کے حسابات کے کھولنے اور ختم کرنے کو اور ان کے ضابطہ کار کو مختصر ترین کر دیا گیا ہے۔مزید برآں بچتوں کی چند اسکیموں میں سرمایہ کاری پر انکم ٹیکس کے سلسلے میں سرمایہ کاری الاؤنس بھی ملتا ہے۔ایسے سرٹیفکیٹس جاری کئے جاتے ہیں اور ایسی امانات وصول کی جاتی ہیں جو مختلف تواریخ پر واجب الادا ہوں تاکہ پس اندازی کرنے والوں کی ترجیحات سے مطابقت پیدا کی جاسکے۔واجب الادا سود مدت کے لحاظ سے ہی متعین کیا جاتا ہے۔حکومت کئی اقسام کے انعامی بانڈز بھی جاری کرتی ہے جن پر سود کی بجائے انعام دیا جاتا ہے۔جسے قرعہ اندازی کے ذریعے لوگوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۵۔۱۱ چھوٹی بچتوں کی ایسی اسکیمیں جو فی الوقت سود کی بنیاد پر زیر عمل ہیں اب نہیں چل سکیں گی۔تاہم ڈاک خانوں کے بچت کے بنک اپنا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں۔اور ان کی وصولیاں این آئی ٹی یونٹ یا دوسرے مناسب ومنافع بخش کاموں میں لگائی جاسکتی ہیں اور اس طرح ان سے حاصل ہونے والا منافع کھاتے داروں میں ان کے حسابات کے یومیہ حاصل ضرب کی بنیاد پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔چھوٹی بچتوں کے موجودہ سرٹیفکیٹس کو ان کی مدت پورا ہونے تک باقی رکھا جاسکتا ہے۔انعامی بانڈز کی اسکیم اپنے اندر جوئے کا عنصر رکھتی ہے اور اسے ٹیکس سے بچنے کے لئے ایک حربہ کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے اس اسکیم کو بتدریج ختم کیا جانا چاہئے۔

☆تیقن ان الدنیا دار محن وبلاء ومنغصات وکدر فاقبلها علی حالها واستعن باللہ۔☆

۵۔۱۲ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے رقم قرض دیتی ہے اوراس پر سود لیتی ہے۔سود کے خاتمے کے بعد وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کو بغیر سود کے قرضے فراہم کرے گی۔

۵۔۱۳ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کو غیر ملکی کرنسی کے سودی قرضے حاصل کر کے دیتی ہے تاوقتیکہ شریعت کے مطابق کوئی نعم البدل میسر نہ آئے صورت حال اسی طرح برقرار رکھنا ہوگی۔

بیرونی ذرائع سے حکومت کی قرضہ گیری:

۵۔۱۴ حکومت پاکستان معیشت کی ترقی کی مالی ضرورت پوری کرنے کے لئے بیرونی حکومتوں اور بین الاقوامی مالی اداروں سے خاص مقداریں قرضے لیتی ہے۔جن پر باقاعدگی سے سودادا کرنا پڑا ہے۔

کونسل کا یہ خیال ہے کہ بیرونی سرمائے پر بالعموم اور غیر ملکی سودی قرضوں پر بالخصوص انحصار کم کیا جائے۔علاوہ ازیں مسلم ممالک کے درمیان معاشی سطح پر باہمی تعاون کو فروغ دیا جائے تا کہ نفع ونقصان میں حصہ داری کی بنیاد پر یا کسی دیگر غیر سودی بنیاد پر سرمایہ کی آمدورفت ہو سکے۔اگرایسا ہوسکا تو یہ ممکن ہے کہ آگے چل کر مدد دینے والے غیر مسلم ممالک اورادارے مسلم ممالک کے ساتھ انہی طریقوں پر لین دین شروع کردیں جواسلامی شریعت کی مطابق ہوں۔دریں اثنا بیرونی قرضہ جات کو موجود صورت حال پر برقرار رکھنا پڑے گا۔

۳۔خودمختار کارپوریشنوں اور بلدیاتی اداروں کے قرضے

۵۔۱۵ وفاقی اورصوبائی حکومتیں خودمختار کارپوریشنوں اور بلدیاتی اداروں وغیرہ کوان کے ترقیاتی اورغیر ترقیاتی مقاصد کے لئے قرضے فراہم کرتی ہیں۔سود کے خاتمے کے بعد وفاقی اورصوبائی حکومتیں ان کارپوریشنوں اور بلدیاتی اداروں وغیرہ کو بلامعاوضہ قرضے فراہم کریں گی جن کو نفع بخش منصوبوں اورایسے غیر نفع بخش منصوبوں میں لگایا جائے گا جوضروری ہیں۔تاہم نفع بخش منصوبوں کے لئے یہ ادارے بنکوں اوردیگر مالیاتی اداروں سے ہراس بنیاد پر قرضے لے سکتے ہیں جوشرعا جائز ہو بشرطیکہ مالکاری کرنے والے ادارے خود ان کو کامیاب قرار دیں اورانھیں اس پر مجبور نہ کیا جائے۔سود کے حامل غیر ملکی قرضے جن کو حکومت کی جانب سے ان اداروں کو منتقل کیا گیا ہے وہ حالیہ طریق

کار پر جاری رہیں گے۔

۴۔ پراویڈنٹ فنڈ

۵۔۱۶ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اوران کے ذیلی ادارے اپنے ملازمین کو ان کے جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ کے حصہ پر سود ادا کرتی ہیں۔سود کے خاتمے کے بعد ان ملازمین کے محفوظ فنڈ کو این آئی ٹی کے حصص اور دیگر مناسب سرمایہ کاری کی مدات میں لگایا جائے گا اوران سے جو نفع حاصل ہوگا وہ ملازمین کے پراویڈنٹ فنڈ کے کھاتے میں جمع کر دیا جائے گا۔

ایک دوسری صورت یہ ہو سکتی کہ حکومت پراویڈنٹ فنڈ پر سود دینے کے بجائے سالانہ ایک بونس ادا کرے جس کی مقدار این آئی ٹی کی اعلان کردہ شرح منافع کے مساوی ہو۔

۵۔ تقاوی قرضے

۵۔۱۷ صوبائی حکومت کسانوں کو زرعی ترقی کے لئے اور آفت ناگہانی پر سہارا دینے کے لئے قرضے دیتی ہے اوران پر بھاری سود وصول کرتی ہے۔تاہم ان قرضوں کی رقم زیادہ نہیں ہوتی چنانچہ سود بھی کم بنتا ہے۔کونسل کی تجویز یہ ہے کہ کسانوں کو تقاوی قرضے بغیر سود کے دیئے جائیں۔

۶۔ سرکاری ملازمین کو قرضے

۵۔۱۸ وفاقی اورصوبائی حکومتیں اپنے ملازمین کو مکان بنانے،موٹر گاڑی اور موٹر سائیکل وغیرہ خریدنے کے لئے سودی قرضے دیتی ہیں،جتنے قرضے دیئے جاتے ہیں ان پر وصول کی جانے والی سود کی رقم نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے اس کو ختم کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔انھیں جس طرح بعض دوسری سہولیات دی جاتی ہیں،اسی طرح غیر سودی قرضے بھی ملازمین کی سہولت کے طور پر دیئے جاسکتے ہیں۔

۷۔ تعزیری سود

۵۔۱۹ حکومت اوراس کے ذیلی ادارے بعض حالات میں اپنے واجبات پر تعزیری سود وصول کرتے ہیں تعزیری سود کو ختم کر کے اس کی جگہ جرمانے کی رقم کی کوئی شکل نافذ کی جاسکتی ہے۔

(جاری ہے)

☆کل ما اصابك فاجره علی اللہ من الھم والغم والحزن والجوع والفقر والمرض والدین والمصائب.☆

حواشی

(۱) شریعت کے نقطہ نظر سے اس طرح کے معاہدے پر اعتراض وارد ہو سکتا ہے' اس لئے کہ استصناع کے لین دین کے معاملے میں بیع اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ مطلوبہ مال تیار نہ ہو جائے۔ لیکن آج کل بڑی بڑی مشینیں استصناع ہی کے معاہدے کے تحت خریدار کی فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ مشین سازوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ خریدار کی جانب سے مشین خرید لینے کی پوری پوری ضمانت حاصل کئے بغیر ایسی انتہائی قیمتی مشینیں تیار کریں۔ لہذا اس سلسلے میں کونسل کی پیش کردہ سفارشات امام ابو یوسفؒ کے مسلک پر مبنی ہوں جس کے مطابق استصناع کا معاہدہ طے پاتے ہی بیع کو نافذ العمل سمجھا جاتا ہے۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں بھی یہی رائے اختیار کی گئی ہے۔

(۲) حوالے کے لئے دیکھئے فتاوی عالم گیری' مطبع رحیمیہ' دیوبند کتاب البیوع جلد سوم باب چہارم' حصہ سوم صفحہ ۱۲۔

(۳) شریعت کی رو سے اس رائے پر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ اس معاہدے میں کرایہ داری کی بنیاد ایک ایسی بیع پر رکھی گئی ہے جو مستقبل میں تکمیل پذیر ہوگی۔ تاہم فقہاء نے رواج عام کی بنیاد پر کرایہ داری کی ایسی شرائط طے کرنے پر اعتراض نہیں کیا جو عموماً رائج ہوں' جن پر فریقین متفق ہوں اور جو کسی تنازعے کا سبب نہ بنیں۔ ان کی رائے ہے وہ مشروط کرایہ داری تنازعات کا سبب بن سکتی ہے۔ ابن عابدین نے اپنی کتاب ''نشر العرف'' میں معاہدے کی ایسی شرائط کو جائز قرار دیا ہے جو رواج سے تعلق رکھتی ہوں۔ چونکہ کونسل کے تجویز کردہ طریقے کی صورت میں' جو ہمارے ملک کے رواج اور عرف کی روشنی میں تجویز کیا گیا ہے' کسی تنازعے کا خطرہ نہیں کونسل نے ملکیتی کرایہ داری کے مشروط معاہدے کو ضرورت کی بنیاد پر تسلیم کیا ہے۔

(۴) کمپنیوں کے ساتھ لین دین میں فریقین کی ذمہ داری محدود ہونے کی بنیاد حقیقت پر مبنی ہے کہ محدود ذمہ داری کی حامل کمپنیاں شخصی قانون (personal law) کے احاطہ اختیار میں آتی ہیں' جیسا کہ افراد کی صورت میں ہوتا ہے کمپنیاں بھی دیوالیہ ہو جانے کے بعد اپنی ذمہ داریوں سے بری ہو جاتی ہیں۔

(۵) اس طریقے کی نظیر کے لئے دیکھئے امداد الفتاوی۔

(۶) شریعت کی رو سے اس طرح کی ضمانت فراہم کئے جانے پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوتا اگر یہ ضمانت کسی تیسرے فریق کی جانب سے مہیا کی جاتی جس کا مفاد اس لین دین سے وابستہ نہ ہوتا۔ لیکن چونکہ بنک قومی ادارے ہیں اس لئے از روئے فقہ ایسی ضمانت پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حکومت بنکوں کی مالک ہونے کے پیش نظر اس لین دین میں ایک فریق کی حیثیت رکھتی ہے۔ لہذا اس کی جانب سے ایسی ضمانت کا فراہم

☆ اعلم ان النصر انه تفتح الاسماع والابصار وتحيى القلب وتردع النفس وتذكر العبد وتنزيد الثواب. ☆

کیا جانا سودی لین دین کے مترادف ہوگا۔لیکن اس اعتراض کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ حکومت 'جو اس سلسلے میں ضمانت مہیا کر رہی ہے' وہ کسی کاروباری یا ایسے فریق کی حیثیت سے نہیں کر رہی جس کا زیر بحث معاملے سے کوئی مفاد وابستہ ہو' بلکہ اس معاملے میں اس کی حیثیت ولی الامر (Guardian) کی ہے۔لہٰذا اگر نقصان کی صورت میں اس سے یہ مطالبہ ہو کہ وہ کھاتہ داروں کے نقصان کی تلافی کرے تو یہ تلافی سرکاری خزانے سے کی جائے گی نہ بنک کے سرمائے سے۔اس طرح کے امتیاز اور برتاؤ کی بعض نظیریں بھی ہماری تاریخ میں موجود ہیں مثال کے طور پر موطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے فرزند عبداللہؓ اور عبیداللہؓ نے بیت المال سے قرض لیا اور اس رقم سے اپنی مدینہ واپسی کے دوران میں کاروبار کیا اور منافع کمایا۔حضرت عمرؓ نے اس لین دین کو مضاربت قرار دیا اور کاروباری فریق سے منافع کا آدھا حصہ لے کر بیت المال میں داخل کر دیا۔حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ قرض دینے والے کی حیثیت سے نہیں بلکہ ولی الامر کی حیثیت سے کیا۔چنانچہ اگر زیر بحث معاملے میں حکومت ولی الامر ہونے کی حیثیت سے مذکورہ ضمانت فراہم کرتی ہے تو اس پر سود کا اطلاق نہیں ہوتا۔لیکن چونکہ ضمانت مضاربت کے مال کی نسبت سے ہوتی ہے جس کی ضمانت نہیں دی جاسکتی اس لئے حکومت کی ضمانت کو صرف ایک اخلاقی ذمہ داری تصور کیا جانا چاہئے نہ کہ قانونی ذمہ داری۔

اسلامک فقہ اکیڈمی کی نئی کتاب

مجلہ فقہ اسلامی کے گزشتہ سولہ برسوں کے اداریئے، بنام غیر فقہی

اظہاریئے

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی

ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کراچی......مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی......مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی......جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور